عالمِ اسلام

جناب ابوالمعظم صاحب

کیا یاسر عرفات یہودی ہیں؟

کیا یاسر عرفات یہودی ہیں آنجہانی رابین نے معاہدۂ اوسلو پر دستخط کرتے وقت یاسر عرفات سے گرم جوشی سے ہاتھ ملاتے ہوتے کہا کہ مجھے پہلے شبہ تھا کہ آپ کہیں یہودی تو نہیں۔ لیکن جب سے مسئلہ فلسطین پر آپ کے ساتھ گفتگو شروع ہوئی اس کے بعد سے مجھے یقین ہوگیا کہ آپ مجھ سے بھی زیادہ یہودی ہیں، پھر جب رابین کا قتل ہوا تو یاسر عرفات نے رابین کو شہید امن اور چچازاد بھائی کے الفاظ سے یاد کیا اور کہا کہ میرا بھی انجام ایسا ہی ہوتا تو اچھا ہوتا۔ میرا محسن اور میرا دوست مجھے تنہا چھوڑ کر چلا گیا اسی طرح کے احساسات وجذبات کا اظہار شاہ حسین نے کیا مصر کے حسنی مبارک بھی اس غم میں برابر کے شریک تھے اس حد تک کہ یہودی ٹوپی تدفین کے وقت ان کو اپنے سر پر چپکانی پڑی، موخرالذکر دونوں حضرات کے یہودی ہونے کی بحث یہاں نہیں اور نہ ہی ہم یہ بتانا چاہتے ہیں، ان دونوں حضرات کے ملکوں میں یہودیوں کے خلاف لکھنا اور بولنا قابل سزا ہے، اور بیت المقدس کے شہر میں امریکی سفارتخانہ کی منتقلی کے فیصلہ پر کسی عرب وزیر نے احتجاج کی آواز بھی نہیں نکالی بلکہ عمان میں اسرائیل کی زیر سرپرستی اقتصادی کانفرنس میں تمام عرب وزراء شریک ہوئے اور اسرائیلی وزراء سے گلے ملے اور ان کے ساتھ تصویریں کھنچوانے میں سبقت کرنے لگے تاکہ وہ اس دنیا سے جاتے وقت پروانۂ مغفرت اپنے ساتھ لے جا سکیں۔ ان تمام خبروں سے قطع نظر ہم اس سوال پر بحث کرنا چاہتے ہیں کہ کیا واقعی یاسر عرفات کٹر یہودی ہیں، کیا ان کی حفاظت پر یہودی محافظ مامور ہیں اور جو لوگ یاسر عرفات کے مشیر اور دوست واحباب ہیں وہ کون لوگ ہیں اس لیے کہ انسان اپنے ساتھی اور دوست سے پہچانا جاتا ہے۔

یاسر عرفات کے مشیروں اور معاونین اور معاہدہ کی دستاویزات تیار کرنے والے فنی ماہرین کے نام اور پتے ہم آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

حنان میخائیل عشراوی: مسیحیہ، کلیسا کی خدمت خصوصی تحفۂ امتیاز پاپائے روم سے مل چکا ہے فلسطینیوں اور یہودیوں کے درمیان رابطہ کا کام ان کے سپرد تھا۔ فلسطینی وفد کی سرکاری ترجمان سرگرم پروٹسٹنٹ تنظیم کی رکن رکین۔

نبیل قیس (پادری) فلسطینی وفد میں گفتگو کی ترتیب اور تنظیم کے نگراں امریکی اور اسرائیلی یہودیوں کے

گہرے روابط۔

عفیفت حنا صافیہ (مسیحیہ) پاپائے روم سے تمغۂ امتیاز پائے ہوئے لاطینی امریکہ میں عیسائی مشنریز کی نگران لندن میں فلسطینی سفارت خانہ کی انچارج۔

یاسر عرفات کی بیوی سُہٰی الطویل (مسیحیہ) شادی سے قبل بطور سکریٹری اور مشیر کے انہوں نے یاسر عرفات کے ساتھ کام کیا، پیرس کی سوربون یونیورسٹی سے فارغ، حیفا کے ایک دولتمند مسیحی مبلغ کی صاحبزادی۔

ابراہام صوص (مسیحی پادری) پیرس میں فلسطینی سفارتخانہ کے انچارج، میرا یہودی دوست نامی کتاب کے مصنف، یہودی کی بیٹی سے شادی کی، پیرس میں متعدد شراب خانے اور عریاں کلب کے مالک ہیں۔

زُہول الطرزی، ویٹیکن سٹی کی طرف سے مسیحی خدمت پر تمغۂ امتیاز پائے ہوئے جنیوا میں فلسطینیوں اور یہودیوں کے درمیان غیر رسمی بات چیت ان کی نگرانی میں ہوتی تھی۔

اوجین مخلوف (مسیحی) سویڈن میں فلسطینی سفارتخانہ کے انچارج منصب عیسائی مبلغ افریقہ میں کام کرنے والی عیسائی مشنریز کے نگران و منتظم پاپائے روم کے دباؤ پر یونان کی شہریت ان کو دی گئی۔

عماد شقور (مسیحی) تحریک آزادیٔ فلسطین کی انقلابی مجلس کے اہم رکن، یاسر عرفات کے سفر و حضر کے ساتھی اسرائیل کے ساتھ خفیہ گفتگو کے ذمہ دار متعدد فلسطینی و یہودی کمپنیوں کے مالک، تحریک فتح کے بعض ارکان نے عماد پر چھ ملین ڈالر کے گھپلہ کا الزام لگایا تھا

ریمنڈ الطویل۔ یاسر عرفات کی خوشدامن لاطینی امریکہ میں فلسطینی امور کی انچارج پاپائے روم نے یاسر عرفات سے کہہ کر انہیں سفارتخانہ کا انچارج بنوایا۔

جارج سالم (مسیحی) حنان عشراوی کے ماموں۔ امریکی شہری اور امریکی حکومت کے ملازم فلسطینی امریکی گفتگو میں دستاویزات یہی حضرت تیار کرتے تھے۔

ایلی خیر (مسیحی) کناڈا میں فلسطینی پناہ گزینوں کے انچارج، فرانسیسی کلیسا کے مبلغ عبرانی زبان کے ماہر۔

یزید صائغ (مسیحی) ترکی میں عربوں فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان گفتگو کے انچارج۔

شوقی ارملی (مسیحی) فرانسیسی کلیسا کے مبلغ، بلجیم میں یورپی مشترکہ منڈی میں فلسطینی وفد کے نمائندہ

رمزی قدری (مسیحی) مسیحی مبلغ یاسر عرفات کے آفس انچارج۔

کمیل منصور (مسیحی) فلسطینی وفد کے قانونی مشیر یاسر عرفات کے سکریٹریٹ میں ملازمین کے انچارج، ان ملازمین کی ترقی و تنزلی کے مدار المہام۔

یاسر عرفات کے ان تمام مشیروں میں وہ لوگ ہیں جو صلیب کی خدمت پر انعام پائے ہوئے ہیں سے دیکر

یاسر عرفات جن کا نام ... کے مسلمان رہ گئے تھے جن کی نصف عمر تک یاسر کا نام مسلمانوں والا رکھا ۔ اب اس نصف کو بھی [illegible] جیسے کٹر یہودی نے یہودی ہونے کی شہادت دے دی ۔

والفضل ما شهدت به الاعداء ۔

یاسر عرفات کو اسرائیل نے کیوں زندہ رکھا گیا ۔ بارہا موساد کے قاتل دستوں نے گرفت میں آنے کے باوجود کیوں زندہ چھوڑ دیا جب کہ تحفظ فلسطین کے کرتا دھرتا اور روح رواں بیس فلسطینی رہنماؤں کو چن چن کر قتل کر دیا گیا اس کی داستان آج سے تین سال قبل امریکی رسالہ ٹائم میں شائع ہوئی تھی ۔

ٹائم کی خاتون نامہ نگار نعیم قدس نے یاسر عرفات کی حفاظت کے عنوان سے اپنے ایک تجزیاتی مضمون میں لکھا تھا کہ عام طور پر یہ سوالات کیے جا رہے ہیں کہ اسرائیلی خفیہ سروس موساد نے اب تک چن چن کر اپنے تمام دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچا دیا ہے لیکن اصل دشمن یاسر عرفات کو اس نے اب تک چھوڑ رکھا ہے ۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یاسر عرفات اتنے چوکنا اور ہوشیار رہتے ہیں کہ ہر وقت وہ اپنی جگہ بدلتے رہتے ہیں اور ان تک پہنچنا ممکن نہیں لیکن اصل بات یہ ہے حقیقت تو یہ ہے کہ اسرائیل فلسطین پر گفتگو سے پہلے چار بار یاسر عرفات موساد کے قاتل دستوں کے نشانے پر آگئے تھے لیکن جب بھی اسرائیلی حکومت کے اعلیٰ ذمہ داروں سے سبز جھنڈی دکھانے کے لیے کہا جاتا تو وہاں سے احکامات ملتے کہ ان کو چھوڑ دیا جائے ۔

ستمبر ۱۹۸۲ء کے اواخر میں موساد کو خاص ذرائع سے معلوم ہوا کہ یاسر عرفات فلسطینی شہر رام اللہ میں موجود ہیں خفیہ پولیس کے لوگ اس گھر تک پہنچ بھی گئے جہاں یاسر عرفات موجود تھے لیکن وہ آسانی سے بھیس بدل کر نکل گئے یا نکال دیے گئے لیکن ۱۹۷۲ء میں جب میونخ میں گیارہ اسرائیلی کھلاڑیوں کا قتل ہوا تو اسرائیلی حکومت کی [illegible] نظر یاسر عرفات کے سلسلہ میں بدل گئی ۔ اس مقصد کے لیے گولڈا مائر نے ایک خاص کمیٹی کی تشکیل کی جس کا مقصد فلسطینی قیادت کو ختم کرنا تھا جن کی تعداد سولہ [۱۹] تھی کمیٹی میں یاسر عرفات کو بھی ٹھکانے لگانے کی بات آئی آخر میں وزرا نے کہا کہ چونکہ ہمیں کوئی دلیل یاسر عرفات کے ملوث ہونے کی نہیں ملی ہے، اس لیے ان کو اس فہرست سے خارج کر دیا جائے ۔ ۱۹۷۳ء میں بلیک ستمبر کی جانبازوں نے بیروت میں موساد کے ایک بڑے افسر کو قتل کرنے میں کامیابی حاصل کر لی تو پھر یاسر عرفات زیر بحث آئے لیکن ہر بار اسرائیلی حکومت کے ذمہ داروں نے ان کو قتل کرنے سے منع کر دیا یہاں تک کہ سولہ کے سولہ فلسطینی قیادت کے چوٹی کے ارکان کا صفایا ہو گیا [illegible] ۱۹۸۸ء میں کیا تو موساد کے قاتل دستوں [illegible] کے لیے جب فوجی ہیڈکوارٹر سے [illegible] یاسر عرفات کے

باقی رکھنے کے سلسلے میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ان کو زندہ رکھنے میں ہمارا قومی مفاد پوشیدہ ہے۔ بیروت سے جب سمندری راستے سے یاسر عرفات اپنے حامیوں کے ساتھ امریکی بحریہ کی حمایت میں نکل رہے تھے تو چوتھی بار صرف دو سو میٹر کے فاصلے پر لوساد کے قاتل دستوں سے دور تھے۔ قاتل نے کہا کہ اس بار تو اطمینان سے اپنے دشمن کو یقینی طور پر قتل کر سکتا ہوں لیکن یہ "قتل" بھی نہ ہو سکا۔ مناحم بیگن نے دوسری بار اپنے وزراء کی مجلس میں کہا کہ یاسر عرفات کو باقی رکھنے میں ہمارا فائدہ یہ ہے کہ اگر ان کو قتل کر دیا گیا تو کوئی ایسا شخص آئے گا جو کٹر مسلمان ہوگا اس سے معاملہ آسان نہ ہوگا۔ ان دنوں یاسر عرفات کے جانشینوں میں ابوجہاد (خلیل الوزیر) کا نام لیا جاتا تھا، جن کی اسلامیت معروف و مشہور تھی۔ لوساد نے ان کو بھی راستہ سے ہٹا دیا۔ پھر دوسرے نمبر پر فاروق قدومی کا نام لیا جاتا تھا، انہوں نے اسرائیل کے ساتھ معاہدہ کے بنیادی امور پر سخت اعتراضات کیے تھے۔ اسرائیلی نقطہ نظر سے فاروق قدومی تشدد اور فنڈامنٹلسٹ حلقوں کی نمائندگی کر رہے تھے۔ اور ان کے اخلاقی اثرات فلسطینیوں پر غیر معمولی ہیں اور اپنی طاقتور شخصیت کی وجہ سے صیہونیوں کے خلاف رائے عامہ ہموار کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔

۱۹۸۵ء میں یاسر عرفات کے بعض محافظوں نے قبرص میں ایک بحری جہاز پر حملہ کر کے تین یہودیوں کو قتل کر دیا تھا۔ اس کے انتقام میں چھ اسرائیلی جہازوں نے تونس میں فلسطینی دفاتر پر فضائی حملہ کیا جس میں بہتر فلسطینی قیادت کے مردان کار کام آئے اس موقع پر بھی علم کے باوجود یاسر عرفات کی قیام گاہ کو نظر انداز کر دیا گیا، اس وقت بھی شمعون پیریز نے (جو وزیر خارجہ تھے اور اس حملہ کے انجینئر اور پلانر تھے) یہی کہا تھا کہ یاسر عرفات کی بقاء و حفاظت ہمارے قومی مفاد کا بنیادی تقاضا ہے اور یہ قومی مفاد اس وقت پورا ہوا، جب اسرائیل کی مرضی کے مطابق معاہدہ ہو گیا۔ رابن نے یہ کہا کہ ہم تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ اتنی آسانی کے ساتھ ہم کو ہمارا ملک مل جائے گا۔ ہم اس کے لیے یاسر عرفات کے شکر گذار ہیں اور اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ وہ ہم سے زیادہ مخلص یہودی ہیں

ایک یاسر عرفات ہی کیسے اور امریکہ کے منظور نظر ہیں۔ اس حمام میں صدام، قذافی اور دیگر بھی بہتیرے نظر آئیں گے۔ لبنان میں صدام اور لیبیا کے مخالف قاتل دستوں نے یہ بیانات دیئے تھے کہ ان دونوں کو چودہ بار قتل کرنے کی سازش کی گئی، لیکن ہر بار امریکی سی آئی اے نے ان دونوں کو بروقت مطلع کر دیا۔ امریکہ نے بھی ایک بار قذافی پہ حملہ کیا مگر وہ بچ گئے یا بچا لیے گئے۔

The First Name in Bicycles, brings ANOTHER FIRST

SOHRAB VIP SPORTS

Sohrab, the leading national bicycle makers now introduce the last word in style, in elegance, in comfort... absolutely the last word in bicycles.

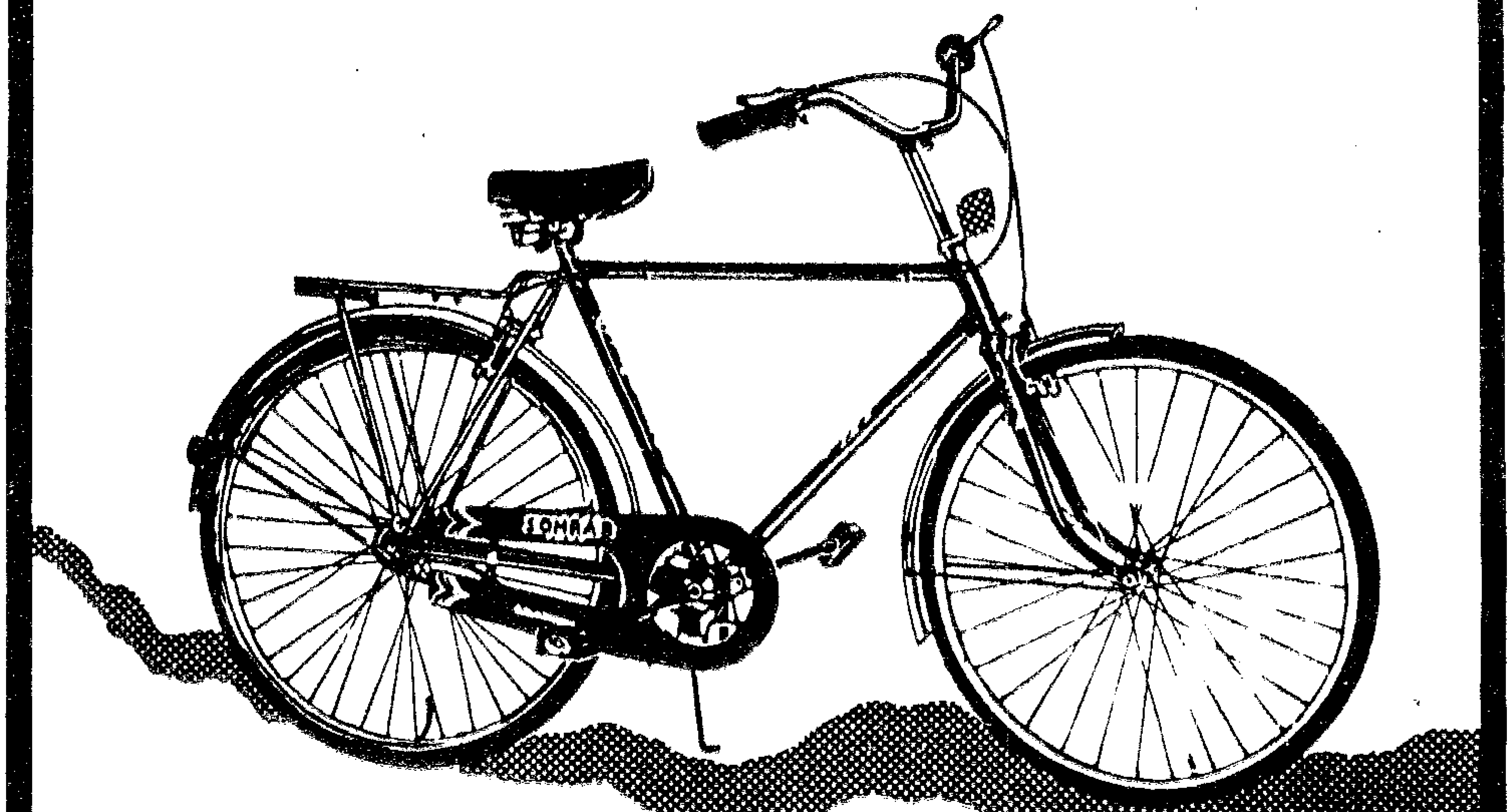

PAKISTAN CYCLE INDUSTRIAL COOPERATIVE SOCIETY LIMITED

National House, 47 Shahrah-e-Quaid-e-Azam, Lahore, Pakistan.

Tel: 7321025-8 (3 Lines). Telex: 44742 CYCLE PK. Fax: 7235143. Cable: BIKE

البنایہ شرح ہدایہ

یہ علامہ عینی مصری شارح بخاری کی تصنیف ہے۔ ہدایہ کی تمام شروحات کی بہ نسبت
زیادہ مفصل، نافع اور جامع ہے۔ ہدایہ کی عبارت حل کرنے اور فقہ و حدیث کے
مباحث الاسنے میں بے مثال ہے حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ فرماتے ہیں
"وهو من انفع الشروح لطلاب الهداية لاسيما لتخريج احاديث الاحكام ومتعلقات
الحديث (مقدمہ نصب الرایۃ ص [illegible])" اور حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی مہاجر مدنی دامت برکاتہم لکھتے ہیں۔
"وشرحه ما يفوق على شروح الآخرين فانه يحل الكتاب ويرتبها
في شرحه لا يترك كلمة الا ويشرحها ولا معضلة الا ويفضحها ويسوق الدلائل
ويوضح المسائل ويبين اللغات ويحقق التراكيب واعراب المشكلات
ويستدل بالاحاديث والآثار ويتكلم في رواة الاخبار ولا يضطرب
قلمه السيال حتى يبين كل ما يحتاج اليه الطالبون وفحول الرجال (مقدمہ [illegible])"
ہدایہ کی یہ بے مثال شرح تصحیح کے اہتمام اور فقہ پر ضروری تعلیقات
کے ساتھ ہمارے ہاں زیر طبع ہے۔ حاشیہ پر احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔
ہدایہ جلد اول کتاب الحج کے آخر تک [illegible] جلدیں تقریباً آٹھ ہزار صفحات
طبع ہو چکی ہیں۔ باقی زیر تصحیح و طباعت ہیں۔ بارہ جلدوں کی
عام قیمت ۸۴۰/- روپے ہے
اہل علم کیلئے خاص رعایت ہوگی۔

ناشر
مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان [illegible]